ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۹۸ع بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

مفصلہ ذیل سوال اور اُس کا جواب ہم خوشی سے درج اخبار کرتے ہیں۔

سوال۔ متی ۱۶ باب ۲۸ آیت میں ہے ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکھ نہ لیں موت کا مزہ نہ چکھینگے“۔ یہہ کس بادشاہت کا ذکر ہی۔ اور بعضے سے کن اشخاص کیطرف اشارہ ہی۔ براہ مہربانی کوئی صاحب اس آیت کی مفصل تفسیر تحریر فرماویں +

جواب۔ متذکرہ بالا آیت میں مسیح خداوند اپنی اُس بادشاہت کے آنیکا ذکر کرتا ہی جو ساتھ قدرت کے وارد ہوگی نہ اُس آنیکا ذکر کرتا ہی جو ۲۷ آیت میں اپنے باپ کے جلال کے ساتھ اور فرشتوں کے ہمراہ آنا ہوگا۔ چنانچہ ۲۸ آیت کی تشریح مرقس ۹ باب ۱ آیت سے ہوتی ہی پھر اسکا مقابلہ لوقا ۹ باب ۲۷ آیت سے کرکے دیکھ لو۔ آیت مذکورہ یعنی ۲۸ متی کا تعلق آیت ۲۴ کے ساتھ ہی۔ اور آیت ۲۵ و ۲۶ بطور جملے معترضہ کے ہیں۔ یعنے مراد یہہ ہی کہ بعضے اپنی حین حیات میں مسیح خداوند کو محض فدیہ کے کام کو بستی کی حالت میں ہی پورا ہوتے نہیں دیکھینگے۔ بلکہ فدیہ کے کام کی حکومت میں بھی داخل ہوتے اور انجام کار قائم کرتے ہوئے بھی دیکھینگے۔ جس کے خاتمہ پر وہ اپنے باپ کے جلال میں آویگا اور ہر ایک بشر کو اُس کے کام کا بدلہ دیگا۔ کتب مقدسہ کی نبوتوں کا اکثر یہی خاصہ ہی کہ اُنکے ایفا کے ایک سے زیادہ اجزا ہوتے ہیں۔ ایک جز نبوت کا ایفا ہونا دوسرے جز کی علامت اور ایما ہوتی ہی۔ نبوت نزدیک اور دور کے وقوعوں کو ملا دیتی ہی۔ گویا وہ وقوعے ایک دوسرے کے بہت نزدیک ہیں گر واقعی ایسا نہیں ہوتا ہی۔ عہد عتیق میں انبیا اکثر مسیح کی پہلی آمد کا ذکر کرتے ہوئے دوسری آمد کو بھی ساتھ ملا دیتے ہیں۔ ملاکی ۱۱ باب او ۲ آیات کا مقابلہ باب ۴ آیات ۵ و ۶ سے کرکے دیکھلو۔ چنانچہ آیات مذکورہ متی ۲۷ و ۲۸ میں اشارہ عموماً اسی بادشاہت کی طرف ہی جسکا آغاز تو ہوا ہی۔ مگر ابھی انجام نہیں ہوا۔ اور خصوصاً اُس حکومت کیطرف اشارہ ہی جسکا تھوڑا سا نمونہ یروسلم کی بربادی سے شروع ہوا۔ جب موسوی ظاہری شریعت کا خاتمہ ہوا۔ اور مسیح خداوند کی بادشاہت قدرت کے ساتھ شروع ہوئی۔ باب ۱۰ آیت ۲۳ متی سے بھی یہہ امر ظاہر ہوتا ہی اور ۲۵ باب بھی اسی امر کی تائید کرتا ہی یروسلم میں ہی مسیح اہل یہود کے ہاتھ مصلوب ہوا۔ یروسلم میں ہی اُسکی بادشاہت کا آغاز ہوا۔ یہی علامت ہی مسیح خداوند کی اُس آخری آمد کی جب وہ اپنے فرشتوں کے ساتھ اور اپنے باپ کے جلال میں ہر ایک کام کا بدلہ دینے آویگا۔ یروسلم کا وقوعہ ایک طرح سے مسیح کا عدالتی آنا تھا جو بعض شاگردوں کی حین حیات میں ہوا۔ یعنی سنہ ۷۰ع میں۔

بعض مفسرین کا خیال ہی کہ آیت مذکورہ کا اطلاق اُس وقوعے سے ہی جو مسیح خداوند کے جی اُٹھنے کے بعد اُسکے صعود فرما ہونیکے وقت ہوا مگر اسمیں یہہ قباحت ہی کہ یہودہ کے سوائے اسوقت سب شاگرد موجود تھے بعض پنتکوسٹ کیطرف عاید کرتے ہیں۔ مگر اسمیں بھی وہی دقت درپیش ہی +

نور افشان

پادری۔ اے۔ ایچ یوئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ اڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب پادری غلام مسیح صاحب اکیسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب۔ پادری پی سی اوپل صاحب اڈیٹر

کالیچرن بینرجی کا لکچر برہم سماج پر

کالیچرن بینرجی صاحب فصاحت اور بلاغت میں نہایت قابل اور لایق ہیں۔ آجکل برہمو سماج پر مسلسل لکچر دے رہے ہیں۔ آپ برہمو سماج کے اصول و فروع سے کامل واقفیت رکھتے ہیں۔ نیز سماج مذکور کے بزرگوں اور ارکان سے رابطہ محبت رکھتے ہیں۔ آپ نہایت سرگرم مسیحی ہیں کلکتہ کے بنگالی صاحبان آپ کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس سبب سے انکی تقریر پرتاثیر پر لوگ بہت توجہ کرینگے۔ دو لکچر دے چکے ہیں۔ آپ نے پہلے لکچر میں اُس گفتگو کا تذکرہ کیا جو انکے اور کیشب چندر سین کے درمیان ہوئی تھی اور اپنا یقین ظاہر کیا کہ کیشب چندر سین خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کا ماننے والا تھا اور مسیحی ہوکر وفات پائی۔ گو برہمو سماج کا اخبار یونیٹی اینڈ منسٹر اسبات کو تسلیم نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ ہمیں بھی اُس گفتگو کا حال معلوم ہے لیکن ہم بینرجی صاحب کے کہنے پر زیادہ بھروسہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ کیشب چندر سین کا ایک خاص دوست تھا۔ کیشب چندر سین ہر مذہب سے ایک شخص منتخب کرکے اُسکو اپنا لیپالک بیٹا کہا کرتا تھا اور مسیحیوں میں سے بینرجی کو منتخب کیا تھا۔ بدیں وجہ بینرجی صاحب اسکے خیالات سے بخوبی واقفیت رکھتے تھے۔

پہلے لکچر میں برہمو سماج کی چند خوبیوں کو پیش کیا۔ اوّل یہہ کہ برہمو سماج نے بُت پرستی کا مقابلہ کیا۔ دوم برہمو سماج نے مذہبی مضامین کی تحقیقات میں حسن تمیز کو کام میں لانے پر زور دیا۔ سوم۔ مذہبوں کا باہم مقابلہ کرنے کے علم کو ترقی دی۔ چہارم خداوند یسوع مسیح کی بڑی عزت کی لکچرر نے برہمو سماج کے اُس طریقہ کا بڑی شرح و بسط کے ساتھ ذکر کیا جسکے مطابق وہ دیگر مذاہب سے ایسی تعلیم کو انتخاب کرتے ہیں۔ جو انہیں کو پسند ہے۔ یہہ طریقہ انگریزی میں (Eclecticism) کہلاتا ہے۔

دلائل قاطع اور براہین ساطع کے ساتھ بینرجی صاحب نے ثابت کردیا کہ اس طریقہ کی بنیاد دہریہ پن پر مبنی ہے اور یہہ بھی اظہر من الشمس اور ابہر من الامس کرکے دکھلا دیا کہ یہہ بات بلحاظ انسانی تجربہ اور احتیاج کے سچے فلسفیانہ طریق سے بہت بعید ہے۔

دوسرے لکچر میں صاحب موصوف نے اِس بات کو ظاہر کیا کہ برہمو سماج کے اصول کے مطابق مسئلہ مذہب کیا چیز ہے۔ ایک پہلو سے وہی ہے جو کہ فلپی کے داروغہ نے پیش کیا کہ اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ لکچرر نے برہمو سماج کی ایک کتاب سے چند جملے نکالے اور پیش کئے کہ نجات گناہ سے چھٹکارہ اور پاکیزگی میں ترقی ہے۔ اور تخلق باخلاق آلہی برہم سماج کا بہشت ہے۔ پھر گناہ آلودہ اعمال اور خیالات و خواہشات سے یہانتک چھٹکارہ حاصل ہوکر انسان بطور خود راہ راست پر چل سکے۔ لکچرر نے اسبات پر توجہ دلائی کہ ان بیانات میں وجوب گناہ سے چھٹکارہ کا ذکر نہیں۔ اور پرے بیانات کے مطابق تقدیس اور نجات ایک ہی ہوجاتی ہے۔ تصدیق اور گناہ کی معافی کا کچھ بھی ذکر نہیں ہے۔ لکچرر نے اچھی طرح مدلل طور پر دکھلا دیا کہ برہم سماج میں کفارہ کی ضرورت تسلیم نہیں کیجاتی حالانکہ انکی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ہر ایک گنہگار کو اپنے گناہ کی سزا اس دنیا میں یا اُس دنیا میں اُٹھانی پڑیگی کیونکہ اخلاقی شریعت لاتبدیل ہے۔ پس برہم سماج معافی کی جگہ سزا لئے بیٹھی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ برہم سماج معافی اور تسلی اور پاکیزگی کے بجائے سزا اور تسلی اور پاکیزگی کی تعلیم دیتی ہے غرضکہ برہم سماج گناہ کے پنجہ سے آزاد ہونے کے سوال کی نسبت یہہ جواب دیتی ہے کہ معافی کی کچھ اُمید نہیں ہے تمکو اپنے گناہ کی سزا کا حصہ اُٹھانی چاہئے۔ لیکن تم ہمیشہ تک سزا نہیں اُٹھاؤ گے۔ بلکہ خدا کی رحمت بعد سزا کے کام دیگی۔ لکچرر کہتا ہے کہ جو شخص اپنے گناہ کا قائل ہے اور میل حاصل کرنیکے پیشتر معافی کی ضرورت سمجھتا ہے ایسے شخص کیلئے برہم سماج کی ضرورت نہیں۔ لکچرر نے گناہ اور راستبازی کا تذکرہ کرتے ہوئے یہہ بات ظاہر کی کہ برہم سماج دونو کو مانتی ہے لیکن گناہ کی اصلیت کو پورے طور پر معلوم نہیں کرتی اگر آدمی واحد ہے تو خدا کے نزدیک یا گنہگار سمجھا جائیگا یا مقدس مگر افسوس کہ برہم سماج اسبات کا بالکل لحاظ نہیں کرتی اور انسانکو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ادھر گناہ ہے اور اسکی سزا ہے دوسری طرف راستبازی اور اسکا اجر ہے لیکن انسانکو اسطرح تقسیم کرنا نا ممکن ہے یا تو خدا کے سامنے مجرم ہیں یا بری ہیں۔ لکچرر نے اس موقعہ پر اپنے تجربہ کا ذکر کیا اور فرمایا جسوقت میں متلاشی تھا تو میں اور ایک اور ساتھی گناہ کی نسبت غور کرتے تھے اور سوچتے سوچتے ہمکو اسبات کا یقین آگیا۔ کہ اگر انسان ایکدفعہ گناہ کرے تو قانونِ قدرت کے مطابق وہ ہمیشہ تک گنہگار رہیگا۔ اور یہہ خیال ہم دونوں کے دل پر نقش کالحجر ہوگیا اور یہہ یقین ہمارے نجات پانیکا پہلا قدم ہوا۔ لازم ہے کہ ہم گناہ کی اصلیت کو معلوم کریں۔ خدا انسان کو واحد جانکر اُس سے جواب طلب کرتا ہے محصول لینے والے نے کہا کہ اے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر۔ پس واجب ہے۔

مرسلہ

ہندو مذہب بوسیدہ میں جان ڈالنے کی تدبیریں

میں نے ناظرین کی خدمت شریف میں گذارش کیا تھا کہ اگر کچھ اور حال دیویوں کی نسبت ہوگا۔ تو وہ بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاویگا۔ سو باقی حال بھی گذارش کیا جاتا ہی +

ای ناظرین ذرہ توجہ اس طرف کیجئے۔ لو اب تو گھر گھر میں دیویاں پرگھٹ ہونے لگی ہیں۔ اور ان دو تین ضلعوں میں تو دیویاں ماری ماری پھرتی ہیں ضلع گجرانوالہ و ضلع سیالکوٹ و ضلع گجرات وغیرہ وغیرہ میں دیویوں کی بڑی دھوم دھام ہی۔ اور ایک ایک دیہات میں دو دو یا تین تین دیوی کے بھگتوں نے زبان کاٹ لی ہیں۔ درحقیقت زبان کاٹی نہیں جاتی یہہ ایک فریب اور دہوکھا ہی اور یہہ ایک نیا ڈھنگ کمائی کا ہی +

ہمارے قصبہ شادیوال میں ایک نوجوان نے دیوی کے مندر میں داخل ہوکر۔ اپنی زبان کاٹنی چاہی۔ جونہی اُسترا زبان پر رکھا۔ ہندو لوگوں نے شور مچایا کہ زبان کاٹی گئی۔ زبان کاٹی گئی۔ مگر جب زبان کاٹنے والے کو درد معلوم ہوا۔ اُسترا ہاتھ سے پھینکر بھاگ گیا۔ قصبہ کے محمدی لوگوں نے ہندوؤنکو بڑا شرمندہ کیا اور ٹھٹھے بازی کی راہ سے بہت کچھ کہا۔ جب ہندو لوگوں نے دیکھا کہ ہمنے بڑی شرمندگی اٹھائی ہی تو ایک برہمن بنام پرمانند کو کہا کہ تو اپنی زبان کاٹ۔ ورنہ ہندوؤں کو ہمیشہ کی شرمندگی رہیگی۔ اور ہم تم کو کچھ دیں گے۔ اس برہمن مذکور نے اپنی زبان قریب آدھی انچ کے کاٹ ڈالی۔ اب تمام گرد نواح میں مشہور ہوگیا کہ شادیوال میں زبان کاٹی گئی چلو یارو دیکھ آویں۔ چلو ہم بھی چلیں ہجوم کے ہجوم ڈھولک اور چھینے کوٹتے ہوئے شادیوال میں داخل ہوئے۔ ہوم شروع ہوگیا۔ جنگ کرنے لگے۔ اور ہندو لوگوں سے روپیہ وصول ہونے لگا۔ اور ایک بڑا میلہ لگ گیا۔ دو روز کے بعد ایک دیوی نارووال کے علاقہ سے آئی۔ اور جہاں برہمن مذکور نے زبان کاٹی تھی گئی۔ اور کہا کہ ای بھگت اگر تو کہے تو میں ایک چپیڑ مارکر تمہاری زبان درست کردوں۔ یا کسی اور طرح سے۔ مگر وہ برہمن مذکور کچھ نہ بولا۔ دیوی نے ایک لڈو لیکر آدھا آپ کھایا اور آدھا برہمن مذکور کے منہ میں دیا۔ تمام ہندوؤں نے شور مچایا کہ جے دیوی کی جے دیوی کی۔ زبان جڑ گئی زبان جڑ گئی۔ بعد اس کے دیوی ایک محل پر چڑھکر بیٹھ گئی اور تمام ہندو نیچے بازار میں گاتے بجاتے رہے اور دیوی سر مارتی رہی۔ اور یہہ کہتی رہی اگر کوئی اپنا سر کاٹ ڈالے تو میں سر بھی جڑ ہا دونگی ایک ہندو نوجوان اسکے جواب میں کہتا تھا کہ دیوی ماتا میں اپنا سر کاٹوں گا۔ آخر شام کو دیوی محل پر سے اترتی تھی تو کیا ہوا کہ گر پڑی اور دیوی کے سر میں چوٹ لگی اور خون بہنے لگا۔ اور اس خون کا ہندو لوگ اپنے ماتھے پر ٹیکا لگانے لگے اور چوٹ کے سبب دیوی بہت روئی اور کہا کہ مجھے یہاں سے لیچلو۔ مگر ہندو لوگوں نے منت سماجت کی کہ آج رات یہاں پر آسن کرو اور ہمارے گناہ معاف کرو۔ غرض دیوی رات کو شادیوال میں رہی اور صبح اٹھی۔ اور غسل کیا۔ اور جو پانی میلا غسل کا تھا وہ بطور چرنامت یعنی تبرک کے ہندو لوگوں نے پی لیا۔ ذرا بھی میلا پانی پھینکنا نہ پڑا۔ اور روٹی پانی کھا پی کر دیوی روانہ ہوئی +

ای ناظرین اب ذرا برہمن پرمانند کی داستان سنیئے کہ برہمن مذکور کی زبان اور منہ تمام سوج گیا اور اپنے کرموں کو بیٹھکر رونے لگا۔ تب ہندو لوگوں نے برہمن مذکور کو قریب اسّی روپے کے دئے۔ مگر تو بھی اُس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حال یہہ ہی کہ اور جگہ تو زبان حقیقت میں کاٹی جاتی ہی نہیں تھی۔ بلکہ دھوکے سے بکرے وغیرہ کی زبان کا ٹکڑا ایک برتن میں رکھ دیتے تھے اور منہ کھولکر کسی کو نہ دکھاتے تھے مگر اس برہمن نے درحقیقت اپنی زبان کاٹ ڈالی تھی۔ جسے اتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔ اب یہہ برہمن قصبہ کنجاہ میں اُن دیویوں کے پاس گیا۔ جنکا ذکر آگے نورافشاں میں کیا گیا ہی ان دیویوں نے جواب دیا۔ کہ ہم کچھ نہیں کرسکتی۔ تم اُس کے پاس جاؤ۔ جس نے تمہاری زبان جڑائی ہی۔ آخر برہمن مذکور پشیمان ہوکر واپس آیا اور پھر اُسی دیوی کے پاس قصبہ جلال پور گیا۔ اُس دیوی نے کہا کہ تو کم اعتقاد تھا اس سبب سے تجھے تکلیف ہوئی ہی۔ جا اب اچھا ہو جاویگا اور زبان پر دیوی نے انگلی پھیر دی۔ اب وہ برہمن اپنا منہ باندھے ہوئے شادیوال کی گلیوں میں پھرتا ہی۔ اور شراب پیتا ہی۔ جس سے اس کے زخم میں انگور آگیا ہی اب کچھ آرام کی صورت ہی مگر تب بھی ابھی تک صاف نہیں بول سکتا۔ اسکی زبان میں بہت لکنت ہی امید ہی کہ اب اچھا ہو جاویگا۔ مگر اے ناظرین کیا حرج ہی ایک ماہ تک دکھ اٹھایا۔ اور ایک سَو روپیہ کما لیا اس میں تو کوئی حرج نہیں ہی اب تو برہمن مذکور کیواسطے بہتیری روٹیاں ہیں۔ بھگت بنکر بیٹھ گیا ہی۔ اچھے سے اچھی نعمتیں گھر بیٹھے بٹھائے چلی آتی ہیں۔ اندھے کو کیا چاہیئے دو آنکھیں۔ سو برہمن مذکور کی موج بنگئی ہی

مگر افسوس صد افسوس ایسے کاموں کے کرنے والوں پر اور ایسی باتوں کے ماننے والوں پر افسوس +

ایک افسوس گذرا اب دوسرا افسوس آموجود ہوا گھر گھر دیوی اور ایک ایک دیوی کے پیچھے بیس بیس پجاری اپنے ہاتھ لال کرتے پھرتے ہیں اور خوب لڈو پیڑا مٹھائی اڑاتے اور زر سے اپنے ہاتھ تر کرتے پھرتے ہیں۔ اور زبان بھی بہت گاؤں میں کاٹی جاتی ہے۔ اُن کو بھی بیس بیس ساٹھ ساٹھ روپیہ ملجاتا ہے۔ اور مفت میں بھگت بنجاتے ہیں کیونکہ تھوڑی سی تکلیف سے اتنا روپیہ ملجاتا ہے۔ اور زبان تو کچھ عرصہ بعد آپ ہی درست ہوجاتی ہے +

اب دوسرا افسوس بھی ناظرین کی خدمت شریف میں گذارش کرتا ہوں۔ اِسے بھی ذرا توجہ سے پڑھے۔ یہہ بیان بھی کیفیت سے خالی نہیں۔ میں ذکر کرچکا ہوں کہ دیوی سر مانگتی ہے اور ایک ہندو جوان کہتا تھا کہ میں دیوی ماتا اپنا سر کاٹونگا۔ سو وہ نوجوان وزیرآباد کا رہنے والا تھا۔ اُس نے وزیرآباد پہنچکر ایک تیز چھری لیکر اپنے گلے پر چلائی۔ اور اپنا گلا نرخرے تک کاٹ لیا۔ اور دیوی بھی وزیرآباد میں تھی۔ وہ جھٹ پٹ اس جگہ پہنچی جہاں پر یہہ زخم کھائے ہوئے پڑا تھا۔ دیوی نے کہا کہ یہہ اس نے اپنا گلا درست نہیں کاٹا۔ بلکہ اس نے حلال کرلیا ہے یہہ میں درست نہیں کرسکتی۔ اسکو کوئی محمدی آکر درست کریگا۔ مگر میں اس حلال گردن کو درست نہیں کرسکتی ہوں اگر یہہ اپنا گلا سارا کاٹ لیتا۔ سر تن سے جدا کرلیتا۔ تو میں البتہ جڑھا سکتی تھی۔ اسی جگہ ایک لطیفہ گو بھی موجود تھا۔ اُس نے کہا کہ اچھا یہہ دیوی کہتی ہے کہ کسی محمدی کو بلاکر اسکا زخم درست کراؤ۔ او ہو یاد آگیا۔ ایک محمدی نبی بھی ہے۔ اسکو بلاؤ ارے یار کون ہے۔ بتلا جلدی سے۔ ورنہ پولیس آئے جاتی ہے۔ یار مرزا غلام احمد قادیانی کو بلالو۔ واہ یار کیا ایسے موقع پر بھی تجھے سوجھی ہے +

دیوی یہہ کہکر رفوچکر ہوئی کہ میں حلال درست نہیں کرسکتی ہوں۔ دیوی تو گویا اُڑگئی اور اسکا پتہ نہ لگا۔ اب پولیس آموجود ہوئی اور زخمی نوجوان کو ہسپتال میں لیگئے۔ اور وہاں ڈاکٹر صاحب نے اس کے زخم سی دئے اور دوسرے دن وہ بولنے لگا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے سب بات اُس زخمی نوجوان سے دریافت کی اور اسکی رپورٹ ڈپٹی کمشنر صاحب گجرانوالہ کو اطلاع دی۔ اور آٹھ۔ سات ہندو بھی گرفتار ہیں مگر اب زخمی نے دیکھا کہ مجھے آرام ہوتا جاتا ہے اور جب میں بالکل اچھا ہوجاؤنگا۔ تو سرکار گورنمنٹ مجھکو سزا دیگی۔ ایک ایسا جھٹکا مارا کہ تمام زخم پھر کھل گئے۔ اب یہہ آدمی قریب المرگ ہے اور مقدمہ عدالت گجرانوالہ میں پیش ہے اور کچھ ہندو گرفتار ہیں اور دیوی کے نام پروارنٹ جاری ہیں۔ اب قریب ہے کہ نتیجہ نکل آویگا۔ اور یہہ ہندوؤں کا فتور تمام اہل ملک پر روشن ہوجاوے گا۔ اور جو کچھ فیصلہ ہوگا وہ بھی ناظرین کی خدمت شریف میں پیش کیا جاویگا +

اب نزدیک ہے کہ ہندو مذہب کی جان نکل جاویگی اور مرگھٹ میں جاکر آرام کریگا۔ جہاں سے پھر کبھی نہ اُٹھیگا مگر ایک بات ہے کہ ہندو مذہب نے اپنے ساتھ آریہ مذہب بھی مُردہ کیا۔ اب تو آریہ بہت خاموش ہوگئے ہیں سو یہہ مثل دونوں پر صادق آتی ہے۔ (آپ ڈوبے پروہت جی نال جیجمان بھی ڈوبے) اب بھی ہندو اگر بچنا چاہیں تو مسیح خداوند پر اپنا بسواس لاویں۔ ورنہ نرک کنڈ میں ڈالے جاویں گے۔ ای پیارے ہندو بھائیو مسیح کو مانو اور مکتی پاؤ + والسلام

لکھا ہے

جو اُس پر ایمان لاتا ہے۔ اُس کے لئے سزا کا حکم نہیں لیکن جو اُس پر ایمان نہیں لاتا ہے اُس کے واسطے سزا کا حکم ہوچکا۔ کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لایا۔ اور سزا کے حکم کا سبب یہہ ہے کہ نور جہان میں آیا۔ اور انسان نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا۔ کیونکہ اس کے کام بُرے تھے۔ کیونکہ جو کوئی بُرائی کرتا ہے۔ نور سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور نور کے پاس نہیں آتا۔ تا ایسا نہ ہو کہ۔ اس کے کام فاش ہوجاویں۔ پر وہ جو حق کرتا ہے۔ نور کے پاس آتا ہے۔ تاکہ اس کے کام ظاہر ہوویں کہ وے خدا کی مرضی سے ہیں۔ (یوحنا ۳ باب ۱۸ آیت سے ۲۱ تک)

العبد
جان کمینڈل واعظ انجیل۔ شادیوال ضلع گجرات پنجاب

بخدمت شریف جناب علمائے محمدیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے محمدیہ اس مسئلہ میں۔ کہ جب عالم سے لیکر جاہل تک اپنی ناعاقبت اندیشی سے باواز بلند قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے لئے ہمارے سامنے ایک دلیل بڑی شدومد کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ عرصہ چند ماہ کا ہوا۔ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے کسی رسالہ میں جو میری سماعت سے گذرا قرآن کے منجانب ہونے کے لئے سب سے بڑی دلیل یہہ تھی۔ کہ وہ ساری دنیا کی کتابوں میں فصیح و بلیغ ہے اور یہہ کہ آج ۱۳۱۵ ہجری سے اس کا دعویٰ ہے کہ میرے برابر کوئی فصیح و بلیغ نہیں ہے۔ مسلمانوں کا یہہ خیال ہے کہ اس فصاحت و بلاغتِ قرآنی نے تمام مخالفین کا منہ بند کر رکھا ہے۔ خصوصاً مسیحیوں اور یہودیوں کا۔ ہم دہلی کے بازاروں میں انجیل سناتے وقت ہمیشہ یہی سنتے ہیں۔ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ اور مسلمان کہتے ہیں کہ آج تیرہ سو پندرہ

برس ہو چکے کہ قرآن فصاحت و بلاغت کے میدان میں ھَلْ مِنْ مُبَارِزٍ - کا ڈنکا بجا رہا ہی - لیکن کسی کی تاب و طاقت نہیں کہ اس سے روبرو ہو - ای بھائی محمد یوسف یہہ خیال آپ کا کہ فصاحت و بلاغت ہی کلام اللہ ہونے کے لئے ایک قوی دلیل ہی قلت تدبیر سے ناشی ہی - اول تو یہہ کہ تورات و زبور صحف انبیا و انجیل شریف - آپ کے عقائد میں یہہ سب منجانب اللہ ہیں - اور انمیں سے ایک بھی فصاحت و بلاغت کی مدعی نہیں - تو چاہئے کہ ہرگز ہرگز یہہ کلام اللہ نہ ٹھہریں - لیکن یہہ فصاحت و بلاغت فی الحقیقت قرآن ہی کو زیبا ہی - اور فصاحت و بلاغت کے زیور سے قرآن ایسا آراستہ و پیراستہ ہی - کہ اور کوئی اس کی مانند نہ ہی - اور نہ ہو سکتا ہی - اب ہم آپ کو فصاحت و بلاغت کی مختصر کیفیت بتائیں - بلاغت اُس شئے کا نام ہی کہ جسکی عبارت مقفیٰ ہو - اور اس کے مطلب سمجھنے کے لیے ہمیشہ لغات کے دیکھنے کی ضرورت باقی رہے - جیسے شعرائے متقدمین کے اشعار سمجھنے کے لیے - ہم ہمیشہ لغت سے کام لیتے ہیں - اور فصاحت کے معنے یہہ ہیں - کہ اُسکی بات پہلو دار یعنے پہلوؤں اور معموں سے مالامال ہو - کہ ہر ایک شخص اسکی پیچیدگیوں میں سے اپنا مطلب جس طریقے پر چاہے حل کرے - یہہ بلاغت و فصاحت کسی خدا کے کلام میں نہیں پائی جائی - ہاں یہہ بیشک قرآن اور ہادیٔ اسلام کا حصہ ہی - خدا کے کلام بائبل میں دو خوبیاں ہیں - جو قرآنی فصاحت و بلاغت کو اُن کے مقابلے میں کچھ بھی وقعت نہیں - اور نہ ہو سکتی ہی - اُن میں سے اول خوبی یہہ ہی کہ بائبل حق بات کو آفتاب نیمروزہ کے مانند بے کم و کاست طالع کرتی ہی - اور یہی خدا کے کلام کا بہترین وصف ہی - کہ سننے والے کا دل اوّل یہہ معلوم کرے کہ سچ مچ یہہ حق بات ہی جو وہ مجھ سے چاہتی ہی - دوم - نزاہت ہی - کہ سُننے والا اِسقدر دقیق القلب ہو کر الٰہی محبت کے ولولہ میں آجائے - اور دل کی نرمائی کلام سے پاکر اور ایمان سے خدا تعالیٰ کے تمام احکام کی بجاآوری پر مستعد ہو جائے - ان دونوں خوبیوں میں خدا تبارک تعالیٰ کی حجت اُس کے کلام کے وسیلہ پوری ہو رہی ہی - بیبل وہ کتاب ہی - کہ جسکی تعلیم سے بے وقوف عقلمند بن گئے - اور گمراہ سیدھی راہ پر آ گئے - اور فاسق و فاجر اوّل درجے کے متقی ہو کر انسانی ہمدردی میں - سب سے زیادہ قدم زن ہیں - کیا کلام اللہ کی یہہ صفت نہ ہونی چاہئے کہ جو کوئی اسکو پڑھے - اپنا حال اِسطرح معلوم کرے - کہ خدا تعالےٰ متکلّم - اور میں مخاطب ہوں - یہہ خوبی بیبل کے ہر لفظ میں نظر آتی ہی - جو چاہے نیک نیتی اور پاک طینتی سے آزمائے - قرآن ان اوصافِ حمیدہ سے مبرا ہی - ہم یہاں دو مثالیں پیش کیا چاہتے ہیں جو ہمارے مضمون کے پڑھنے والوں کے لئے کسوٹی ہونگی - حضرت متی رسول اللہ کی انجیل کے پانچ باب سے سات باب تک مطالعہ کرنا چاہئے - اور قرآن کے ان الفاظ پر بھی خیال کرنا چاہئے - جیسا کہ - اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ۝ - (تحقیق عورتوں کے مکر بڑے ہیں) اور دوسری جگہ پر ہی - اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا ۝ (تحقیق شیطان کے مکر ضعیف ہیں) - قرآنی ان دو مقام کے پڑھنے سے ہر ایک ذی انصاف معلوم کرے گا کہ قرآن کے نزدیک عورتوں کی کیا وقعت ہی - کہ ہر ایک پڑھنے والی عورت پر - قرآن کے خدا کا کب پاکیزہ اثر پڑیگا - اور دوسری جگہ مذکور ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ ۝ (محمد رسول ہی اللہ کا اور جو ایمان لائے اس کے ساتھ سخت ہیں کافروں پر اور رحم دل ہیں اپنے آپسمیں) اور پھر کہیں یہہ بھی مرقوم ہی - یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ (ای نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں پر اور سختی کر انپر کیونکہ ان کے واسطے ہی جہنم اور بری جگہ) قرآنی اصطلاح میں غیر اقوام کافر و منافق کہلاتے ہیں - یہہ قرآن کی اثر بخش تعلیم ہی - اور جس کو مذکورہ بالا اثر معلوم کرنا ضرور ہو - وہ اُن ملکوں کی حالت کو دیکھے جہاں صرف اسلام ہی اسلام ہی - جیسے عربستان ترکستان - افغانستان - ایرانستان - قرآن نے اپنی اعلیٰ تعلیم سے جو کچھ شائستگی اُن میں پیدا کی ہی وہ محتاج بیان نہیں - عیاں راچہ بیان - بیبل کے اثر جو ہمارے ہی ہندوستان پر ہو رہے ہیں - وہ یہہ ہیں کہ ہر ایک قوم میں یتیم خانہ - انجمنیں - اور گویا ایک نئی زندگی قوموں میں ظاہر ہو رہی ہی - اگر آپ چالیس برس سے پیشتر کے حالات دیکھتے اور پھر جیسے بیبل اپنا کام آزادی سے کر رہی ہی تو جو شخص اُس کا مقابلہ کرے وہ آپ ہی فرماویگا کہ بیشک بیبل ہی نے سوتوں کو جگا دیا ہی +

(باقی آئندہ)

الراقم - ایچ - ایم - احمد مسیح - کیمبرج مشن دہلی

جوان کا اُٹھنا

(ماخوذ از وعظ پادری دیوڈسن صاحب)

آجکل شہر بمبئی میں بوجہ مرض طاعون کے تعداد اموات روز بروز زیادہ ہو رہی ہی - ہم روز ہر گلی کوچہ راستہ و بازار میں جنازہ نکلتا دیکھتے ہیں - اگرچہ بہ نسبت تین برس پہلے کے اب بمبئی میں لوگ



کم رہگئے ہیں تاہم روز مرہ تعدادِ اموات تین سو سے زیادہ ہی۔ یعنے ہر پانچ منٹ میں ایک آدمی مرتا ہی ٭

جب جنازہ ہماری نظروں سے گذرتا ہی اور غمگین اور متفکر صورتوں اور موت کے سامان کو دیکھتے ہیں تو ایک لمحہ کے لئے فکرمند ہوجاتے ہیں مگر کچھ زیادہ اثر اُسکا ہمارے دلوں پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم اپنے دنیوی کاموں میں ایسے مشغول و معروف رہتے ہیں کہ بہت جلد وہ خیال ہمارے دلوں سے مٹ جاتا ہی۔ مگر ایسا حادثہ جب کسی چھوٹی سی بستی میں جہاں ہم رہتے ہوں یا کسی خاندان میں جسے ہم جانتے ہوں یا اپنے عزیزوں میں ہوجائے۔ تو ہمارے دل پر سخت صدمہ گذرتا ہی ٭

ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ ایک چھوٹی سی بستی نائن سے لوگ ایک جوان کا جنازہ لئے ہوئے قبرستان کیطرف جارہے تھے اور اُس جوان کی بیوہ ماں بھی روتی ہوئی جنازہ کے ساتھ تھی۔ وہ اُسکا اکیلا بیٹا جو اس کے بڑہاپے میں آرام کا باعث اور اس کے گھر کا گویا چراغ تھا آج گل ہوگیا ہی۔ قبل اِس کے کہ وہ جنازہ قبرستان تک پہنچے راہ میں ایک عجیب حادثہ گذرتا ہی۔ ایک اجنبی شخص وہاں آیا اور جنازہ پر ہاتھ رکھا لوگ متعجب ہوکر ٹھہر گئے۔ وہ اس رنجیدہ بیوہ کو حکم کرتا ہی کہ "مت رو" اور اس متحیر جماعت کے روبرو جو سمجھتے ہیں کہ ایک الوہیت ان کے درمیان میں موجود ہی اسطرح سے اُس مُردے کو کہتا ہی۔ "اَی جوان میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ" اتنا کہتے ہی اُس مُردے میں جان آگئی اور جسم حرکت کرنے لگا۔ وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔ مسیح نے اُسے دوبارہ زندگی دی۔

ہمیں اِس بیان سے نہایت عمدہ نصیحت اور کامل صداقت ملتی ہی۔ کہ جب تک مسیح کی آواز سے ہم جاگ نہیں اُٹھتے۔ گویا موت کی نیند میں پڑے ہوئے ہیں خادم الدین اپنے مالک کے نام سے ہر ایک کیطرف جواب تک اُسکی طرف متوجہ نہیں ہوئے اور جوانی میں نجات نہیں پائی مخاطب ہوکر کہتا ہی۔ "اَی جوان میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ" سوا اس کے اور وہ کونسی بات ہی کہ جس سے لوگوں کے دل رجوع ہوتے ہیں۔ مثلاً دل کی تبدیلی۔ یا پھر پیدا ہونا یا نئی طبیعت پانی۔ اگر کوئی ان باتوں کا قائل نہ ہو تو وہ بیبل کو رد کرتا ہی۔ اور مسیح کو جو معلم ہی اُسکو بھی چھوڑتا ہی۔ اِس کتاب سے ایک سچ بات صاف ظاہر ہوتی ہی کہ تمہیں از سرِ نو پیدا ہونا ضرور ہی۔ کامل تبدیلی اسی کا نام ہی یعنے موت سے حیات میں گذرنا۔ ہر ایک وہ اِنسان جس کا ایسا تجربہ نہیں ہوا اس کے لئے کہا گیا ہی۔ کہ وہ مُردہ ہی اور وہ جسکا یہہ تجربہ ہوچکا۔ زندہ کہلاتے ہیں۔ جب تم نجات پاچکے ہو تو گویا مُردہ حالت سے زندہ حالت میں آتے ہو۔ سنو حواری ایمانداروں سے کِس طرح مخاطب ہوکر کہتے ہیں "تم جی گئے جو کہ مُوئے تھے"۔ اور کِس طرح اُن سے جن کو نجات نہیں ملی کہتے ہیں۔ "جاگ تو جو کہ سوتا ہی اور مُردوں میں سے اُٹھ"۔ اگر میں کسی قبرستان میں قبر پر کھڑا ہوکر اُس مٹی کو جو میرے پاؤں تلے ہی کہوں کہ تو زندہ ہوجا تو یہہ مسیح کے اُس معجزے کا طریقہ ظاہر ہوگا۔ جیسا کہ وہ اپنے خادموںکو حکم کرتا ہی کہ اُس کے نام سے ہر ایک پیارے بھائی کو جنھوں نے نجات نہیں پائی ہی کہیں "اَی جوان اُٹھ"۔ بیشک اِس مسئلے میں ایک راز ہی کہ جسکا سمجھنا دشوار بلکہ برتر از فہم اور طاقت سے باہر ہی۔ کہ انسان کا فاعل مختار اور خدا کا قادر مطلق ہونا اسمیں کئی مشکلات ہیں کہ جس کو کوئی پورے طور پر بیان نہیں کرسکتا تو بھی میں کہتا ہوں کہ جنہوں نے نجات نہیں پائی۔ اُنہوں نے اپنی مرضی سے نجات نہیں پائی۔ اور جہاں کہیں خدا کے بیٹے ہونیکی صداقت کی خواہش ہوتی ہی۔ وہاں رحمت اُسکی شامل حال ہوتی ہی کہ ہم کو تاریکی سے روشنی میں لاوے۔ اور جیسا ہم خیال کرتے ہیں کہ مسیح کے معجزے جو انسان کے جسم پر ظاہر ہوئے یہہ تشبیہہ یا تمثیل روحانی باتوں کے لئے ہی۔ ایسی طرح ہم کو یہہ سمجھنا چاہئے کہ جو ہمارے لئے نہایت مفید ہی کہ مسیح کی زیادہ تر آمادگی جوانوں کے بچانیکی ظاہر ہوتی ہی۔ مگر تم اُسطرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ ابھی تمہاری دینداری کی ضرورت ہی۔ دوستو وہی نجات دہندہ جس نے جیرس کی چھوٹی بیٹی کو کہا تھا "اَی لڑکی اُٹھ"۔ اور اُس لعازر کو کہ باہر نکل آیا۔ نائن کے دروازے کے پاس جنازہ کو ٹھہرا کر جب کہ اُس بیوہ کے بیٹے کو لیجارہے تھے پکار کر کہا۔ "اَی جوان میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ"۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ جب اُنسے دینداری کا ذکر کیا جاتا ہی تو کچھ خیال نہیں کرتے۔ اور جب اُنہیں مجبور کیا جاتا ہی تو کہتے ہیں کہ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ اب تو آرام سے گذرتی ہی اور بعض تو ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ دوستو اگر ابھی جوانی میں تم دیندار نہیں ہوتے یاد رکھو کہ بوڑھے ہونے پر ہرگز تم دیندار ہو نہیں سکتے۔ شاید تم درمیانی حالت بھی نہ دیکھوگے اور ممکن ہی کہ اِسی جوانی میں ہی خاتمہ ہوجائے لوگ ہر روز اس دنیا سے سفر کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ آج کس کی باری ہی۔ آہ۔ یہہ موقع ہاتھ سے نہ کھو ابھی محبت کی ڈوری ابھی مضبوط ہی اور بہشت قریب معلوم ہوتا ہی اور مسیح گویا بطور تنبیہہ کے فرماتا ہی کیا تم اُسکے تابعدار نہیں ہوگے۔ تم کہتے ہو ہاں خداوند۔ بعض کہتے ہیں کہ ہاں ہمیں معلوم ہے کہ مسیحی ہونا چاہئے مگر سچے مسیحی کا ہونا بہت مشکل ہی۔ ہماری کوشش بیفائدہ ہی۔ ہاں یہہ سچ ہی مگر بیبل ہمیں بتلاتی ہی کہ جتنے اُس کے پاس آئے۔ اُس نے اُنہیں طاقت دی کہ خدا کے فرزند ہوں۔ جب کوئی صدق دل سے مسیح کو

قبول کرتا ہی تو مسیح بھی اُسے قبول کرتا ہی - وہ نہ صرف گناہ اور دوزخ سے بچاتا بلکہ جسمانی اور نفسانی باتوں اور بُرے خیالوں سے اور ضرور ہی کہ ان ساری باتوں کے لئے انسان کا توکل اُسپر ہو - کئی ایک گناہ ایسے ہیں کہ جو بڑے زور کے ساتھ تمہیں بہشت کے باہر رکھنا چاہتے ہیں - شیطان کے سلاح خانہ میں سب طرح کے ہتھیار ہیں - وہ کبھی ایک آلہ سے کام لیتا ہی اور کبھی دوسرے سے اور وہ سمجھتا ہی کہ میں اِس سے یا اُس سے کامیاب ہونگا - اس کے ساتھ شراب کے پیالے جوئے کھیلنے کی چیزیں جسمانی خواہشوں سے دولت کی محبت سے وغیرہ ایسے ایسے وسیلوں سے وہ چاہتا ہی کہ تم کو جکڑ ڈالے - مگر یہہ سب آنے مسیح کے سامنے گھاس کے تنکے کے برابر ہیں - یا کچے دھاگے کی مانند ہیں - کہ جب وہ آگ کے نزدیک لائے جاتے ہیں - جل کر خاک ہوجاتے ہیں - جب تم ایک بار اُس کی آواز سُنکر مطیع ہوجاتے - جو تمہیں پکار کر دعوت دیتا ہی اور گناہ کے قید خانہ سے بچانے چاہتا ہی - اور کہتا ہی

اے جوان میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ - بے ایمان کی موت سے اُٹھ - گناہ کی بندش سے اُٹھ - ایک بار اور بھی اُٹھ مستی کی سختی سے اُٹھ - غفلت کی نیند سے اُٹھ - ہزاروں ہیں جو اپنے پروردگار کو سجدہ نہیں کرتے اور اُس کے سامنے گھٹنا نہیں ٹیکتے - اور نہ کسی انجیل کی آیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں - کیا یہہ وقت لیس و پیش کرنے کا ہی - کہ جب دشمن کا خیمہ تمہارے نزدیک ہی - کیا تم یہہ نہیں چاہتے کہ اپنی تمام قوت اور اپنی جان اُس بچانے والے پر نثار کرو - خدا اپنا فضل کرے - ہماری ایسی ہی حالت ہووے - جس نے نائن کے نوجوان کو زندگی دی - وہی قیامت میں اپنے تمام جلال کے ساتھ جب تخت پر بیٹھیگا - اور تمام دنیا کی قبروں میں سے مُردے اُبھرے ہوئے ہونگے - اور پھر ایک بار اُن کو کہیگا - کہ

اے جوان میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ - تب تم خوشی کے ساتھ حاضر ہوگے اور قبر سے اُچھلتے ہوئے اُس مبارک اور بے زوال حالت میں شامل ہوجاؤ گے - اور پھر کبھی موت نہ ہوگی ✦

(راقم جے بی ایل - از بمبئی)

مجیٹھہ مشن سکول کا سالانہ جلسہ

یہہ سالانہ جلسہ انعام کی تقریب بڑے تزک و شان سے ایسا ہوا ہی جسکی دھوم مچ رہی ہی - اگر مفصل لکھا جاوے تو طوالت سے ہلاکت تک پہنچتا ہی اِسواسطے خلاصہ نذر ناظرین ہوتا ہی - بقول مشتے نمونہ از خروار - ۱۲ تاریخ مارچ جلسہ کے واسطے منعقد تھی - ۱۱ تاریخ کو جناب رئیس اعظم سردار دیال سنگہ صاحب دام اقبالہٗ کے خوان نعمت سے سکول میں دیگیں چڑہائی گئیں - اور بذریعہ اشتہارات و دہل مشتہر کیا گیا - کہ مسکینوں اور محتاجوں کو کھانا تقسیم ہوگا - تین بجے سے آمد و رفت مہماناں و طفیلیاں شروع ہوئی - اور آٹھ بجے تک فراغت پائی - کوئی ڈیڑہ ہزار آدمی سے زیادہ کی بھیڑ بھاڑ تھی - اور طرفہ یہہ کہ بلا استمداد اہالیانِ پولیس کُل اہتمام ملازمانِ سکول نے انجام دیا - اور سب طرح سے امن رہا - جناب منیجر صاحب بہادر دن کے دس بجے سے رونق افروز تھے - آپ نے رات کو (میجک لین ٹرین) (جادو کے لیمپ کا تماشا) نہایت عجیب و غریب دکھایا - اور تمام تصاویر کے حالات جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے بالتوضیح بڑی فصاحت سے سامعین کے ذہن نشین کئے - جس سے حاضرین نہایت مسرور ہوئے ۱۲ کو تین بجے جلسہ شروع ہوا - جناب پادری گرے صاحب سکرٹری پنجاب و سندھ مشن نے بھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے جلسہ کو رونق بخشی - سکول اور بورڈنگ ہوس کی آرایش و زیبایش طلبا اور بورڈروں نے پہلے ہی سے کی ہوئی تھی - قصبہ کے ارکان و اہالیان و جناب پریزیڈنٹ و ممبران میونسپل کمیٹی و دیگر عمائد ہر مذہب کی تشریف آوری سے رونق دوچند ہوگئی - اور مدت کے بعد دو بچھڑی ہوئی شاخوں کا ملاپ ہوا - صحن سکول فرش فراش کرسی - میز - وغیرہ سے موقعہ کے مناسب قابل دید تھا - طلبا زرق برق کی پوشاکیں پہنے یکرنگ پگڑیاں سروں پر باندھے اپنے اپنے درجے پر مہذبانہ باُمید انعام بُت بنے کھڑے تھے - جب سب تیاریاں ہوچکیں تو صاحبان بہادر نے محفل میں قدم رنجہ فرماکر از حد اظہار خوشنودی و مسرت فرمایا اور دین عیسوی کی ترغیب و تصدیق کے بعد ہارمونیم باجہ کے ساتھ مسیح کی تشریف آوری کا مژدہ گایا - اور پھر ملکہ دام اقبالہا کی سلامتی کی نغمہ سرائی فرمائی - ازاں بعد جناب صاحب سکرٹری کے دست مبارک سے امیدوارانِ انعام سرفراز ہوئے - ہر ایک بڑے ادب سے حاضر ہوا اور بانجاح مرام بامراد شکریہ ادا کرتا ہوا واپس آیا - اس کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے رپورٹ سکول جس میں نتائج امتحان سال گذشتہ و سال حال معہ انتظام اندرونی و بورڈنگ ہوس و شکریہ جناب سردار صاحب و منیجر صاحب - و صاحب سکرٹری و حاضرین جلسہ و اُستادان سکول - ایزادگی آلات - علم طبعی و اسباق الاشیاء تھا - بڑی خوش الحانی سے سنایا - نتائج سال گذشتہ حسب ذیل ہیں مڈل ۴/۲ اپر پرائمری ۹/۴ لوار ۹/۹ انفنٹ ۱۹/۱۹ نتائج سال حال ۶/۴ اپر پرائمری ۲۴/۲۳ لوور ۱۶/۱۴ انفنٹ ۱۹/۱۶ مڈل امتحان میں اب کے سال چھہ میں سے چار کامیاب ہوئے - و دو فیل شدہ لڑکے آریہ سکول مجیٹھہ سے جو گئیہو

میں برخاست ہوگیا تھا اخیر سال پر داخل ہوئے تھے اور پورے سال تعلیم نہیں پائی تھی جناب منیجر صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ ماتحت پانچ سکول ہیں۔ لیکن مجیٹھہ سکول تہذیب اور تعلیم اور تادیب میں سب سے گوئے سبقت لے گیا۔ اور گویا یہہ دوسرے سکولوں کے لئے نمونہ ہی۔ سکول کے مشرق میں جناب سردار صاحب نے بہت سی سفید زمین ملحقہ بحدود سکول طلباء کی قواعد اور کرکٹ وغیرہ کھیلوں کیواسطے ابھی مرحمت فرمائی ہی۔ جلسہ کے آخر پر اُس میں کرسیاں بچھائی گئیں۔ اور سب صاحبان حاضرین کو طلبا کی ڈریل اور مختلف قسم کے کھیل اور ورزشیں دکھائی گئیں۔ اور جلسہ برخاست ہوا اس جشن کی شان قابل دید تھی۔ بہشنید۔ اس موقع پر ضرور ہی کہ جناب سردار سنگہ صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات ضلع امرتسر کی شکرگذاری کیجائے۔ کیونکہ آپ نے بنظر دریادلی ایک معقول رقم جیب خاص سے طلباء کی شیرینی کیواسطے مرحمت فرمائی۔ بالجملہ یہہ سب حسن انتظام ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب دام فیضہٗ کی جانفشانی کا نتیجہ ہی۔ خدا اُنکو بامنیجر فیض رسانیہا سلامت باکرامت رکھے + فقط

راقم عبدالرحیم مدرس فارسی مجیٹھہ مشن سکول

دینی خبریں

میتھوڈسٹ ایسکوپل مشن کی سنٹرل

کانفرنس میں جو لکھنو میں منعقد ہوئی تھی یہہ رائے قرار پائی کہ "جس حال کہ ہمارے کام کی ضروریات بہت ہیں اور کام بہت بڑھتا جاتا ہی۔ اور چونکہ دکھنی ایشیا کے زرخیز کھیت کیلئے چندہ کافی نہیں ہی ہم روپے کیلئے بڑی مشکل و پیچ میں پڑے ہیں اسلئے رائے قرار پائی کہ ہم ادب سے بشپ تھوبرن صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ امسال چند مہینے انگلستان میں صرف کریں اور وہاں کے ہمدرد مہربان دوستوں سے روپیوں کی امداد کے لئے کوشش کریں"

بشپ تھوبرن صاحب نے اس عرضی کو منظور کر لیا اور ۲۶ ماہ حال کو انگلستان کو روانہ ہونیوالے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو وہ سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بھی تشریف لیجاویں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ کامیاب ہونگے +

(از مخزن مسیحی)

آسام کے چیف کمشنر صاحب نے ولیش مشن

کی امداد کے واسطے بیس ہزار روپے منظور کئے ہیں تاکہ وہ اپنے سکولوں گرجوں اور مکانوں کو از سر نو تعمیر کریں کہ جو زلزلوں میں مسمار ہوگئے تھے۔ شلانگ میں اُنکے مشن سکول اور گرجا گھر بوجہ نہ ہونے روپے کے یونہی پڑے تھے اور اس امداد سے وہ اپنے کام کو جو خاصیا پہاڑ میں قریب آدھی صدی سے چلا آتا ہی۔ پھر جاری کر سکینگے۔ (ایضاً)

مدراس کے بی۔ اے۔ کے امتحان میں

ایک دیسی مسیحی لڑکی بنام مس گلم تنم کرشناما اسسال کامیاب ہوئی ہیں۔ یہہ گوٹو کے مسٹر او۔ ایس۔ آر کرشناما بیرسٹر ایٹ لا کی دختر ہیں اور یہہ پہلی دیسی مسیحی لیڈی ہیں کہ جنہوں نے مدراس یونیورسٹی کی بی۔ اے ڈگری حاصل کی ہی۔ یہہ لیڈیز کالج کے ہر درجے میں بڑھکر رہیں۔ اور اُنہوں نے بی۔ اے میں انگریزی سنسکرت اور تواریخ میں بہت اعلیٰ نمبر حاصل کئے ہیں +

مسٹر کیمبل وائٹ صاحب کے لودیانہ میں تشریف

لانے کا ایک اچھا نتیجہ یہہ ہوا ہی کہ یہاں ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن قائم کیگئی ہی۔ مسٹر این۔ سی گھوش بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر کرسچن بوائز بورڈنگ سکول پریسیڈنٹ اور مسٹر ڈبلیو مین۔ ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر مشن سکول سکرٹری۔ اور مسٹر دت سیکنڈ ماسٹر کرسچن بوائز بورڈنگ سکول خزانچی مسٹر ایم۔ وائلی منیجر مشن پریس اور سپرنٹنڈنٹ سنڈے سکول آنریری پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ پادری پریم داس۔ اور پادری۔ اے ایچ۔ یونگ اور مسٹر دت سوسائٹی میں دینی جلسوں کے انتظام کے لئے اور پادری کلارک صاحب مسٹر اے وائلی اور مسٹر پی سی بینرجی سوسائٹی سے باہر دینی جلسوں کے انتظام کے لئے کمیٹی مقرر ہوئے +

لودیانہ۔ ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن

کی طرف سے اُن طالبعلموں کے لئے کہ جو انٹرنس کا امتحان دینے کے لئے بیرونجات سے لودیانہ میں آئے ہیں۔ ۲۰ مارچ کو کوتوالی چیپل میں دو لیکچر دئے گئے۔ پادری پریم داس نے اردو میں "دین کے سوال" پر اور پادری۔ اے۔ ایچ یونگ صاحب نے "سچائی ڈھونڈنے کے قانون" کے مضمون پر لیکچر دیا +

ذیل میں ہم اُس چھٹی کا ترجمہ شایع کرتے

ہیں کہ جو پادری رچرڈ و برجز صاحب انڈیا سنڈے سکول یونین کے جنرل سکرٹری کی طرف سے تمام سنڈے سکولوں کے اُستادوں اور طالب علموں کے نام پر لکھی گئی ہی۔ اس امید سے کہ ۱۸۹۰ء کے امتحان کی نسبت زیادہ دلچسپی پیدا ہووے +

میں ذیل کے امور آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں +

وقت۔ انڈیا سنڈے سکول یونین کیطرف سے ۲۳ جولائی ۱۸۹۱ء کو منیچر کے دن

متحان لیا جاویگا۔

سکول جو اسمیں شامل ہوسکتے ہیں۔ اُن تمام سنڈے سکولوں کے طالبعلم جو یونین سے تعلق رکھتے یا اس کے مددگار ہیں شامل ہوسکتے ہیں۔ یونین کے ساتھ شامل ہونیکے شرائط اگر لیریز کے سکرٹری سے دریافت کرنے پر معلوم ہوسکتی ہیں بہت سی صورتوں میں صرف یہی ایک شرط ہی کہ ہر سال سکرٹری کے پاس سنڈے سکول کے استادوں اور طالبعلموں وغیرہ کی تعداد بھیجی جاوے +

مضمون۔ امتحان کا مضمون یہی ہی کہ جو سنہ ۱۸۹۶ء کی پہلی ششماہی کے انٹرنیشنل سنڈے سکول کے سبقوں میں پایا جاتا ہی کہ جو سب کے سب ستی کی انجیل سے ہیں +

امتحان کے درجے۔ امتحان چار درجوں میں ہوگا +

(۱) سینیر۔ اُن امیدواروں کے لئے کہ جنکی عمر اٹھارہ یا اس سے زیادہ برس کی ہو +

(۲) مڈل۔ اُن امیدواروں کے لئے کہ جنکی عمر ۱۲ سے اٹھارہ سال کی ہو +

(۳) جونیر۔ اُن امیدواروں کے لئے کہ جنکی عمر ۱۲ برس کی ہو (عمر کا حساب امتحان کے دن سے ہونا چاہئے) +

(۴) اُن امیدواروں کے لئے کہ جو جواب خود نہیں لکھ سکتے +

اُستادوں کا امتحان۔ یہہ بھی انتظام ہی اُستادوں کے لئے خاص سوال بنائے جاوینگے۔ جن کو اُن نمبروں کے مطابق کہ جو وہ حاصل کرینگے سرٹیفکیٹ اور انعام دئے جاوینگے +

سوالات۔ جونیر کے درجے کے لئے وہ سوال ہونگے کہ جن کے جواب کلام کی آیتوں سے دئے جاسکتے ہیں۔ مڈل اور سینیر درجے کیلئے جغرافیہ اور رسم و رسومات کے متعلق سوال کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اُن آیتوں پر کہ جو منتخب کی گئی ہیں۔ یا اُس سے متعلق ہیں زیادہ زور دیا جاویگا +

انگریزی میں امتحان۔ امتحان لینے والی کمیٹی انگریزی سوال طیار کریگی اور جواب دیکھے گی +

دیسی زبانوں میں امتحان۔ ہر ایک زبان میں ہر ایک درجے کے لئے ممتحن مقرر کئے جاوینگے +

سرٹیفکیٹ۔ اُن کو جو چالیس فیصدی نمبر حاصل کرینگے تیسرے درجے کا اور جو پچاس فیصدی نمبر پاوینگے دوسرے درجے کا اور جو پچہتر فیصدی نمبر لینگے اول درجے کا سرٹیفکیٹ دیا جاویگا۔ کُل تعداد نمبروں کی جو حاصل کیجا سکتی ہی سَو ہی۔ جوابات انگریزی یا دیسی زبان میں دئے جاسکتے ہیں +

اِنعام۔ ہم اُن تین شخصوں کو جو ہر ایک درجے میں ہر ایک زبان میں اول درجہ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرینگے اِنعام دینگے +

چندہ۔ اِنعام دینے کے فنڈ میں چندہ بڑی شکرگذاری سے قبول کیا جاویگا۔ اور بذریعہ ڈاک اور انڈیا سنڈے سکول جنرل کے رسید دیجاویگی چندہ ہمارے خزانچی۔ ایچ۔ ایس کیشمین اسکوائر کی معرفت میں (۱۹) بو بازار سٹریٹ کلکتہ کے پتے پر بھیجنا چاہئے

مزید اطلاع۔ اس امتحان کی نسبت تمام خط و کتابت پادری۔ ٹی۔ ایم۔ ہڈسن صاحب بمبئی یا مسٹر جے۔ الیف۔ پارکر صاحب ۱۱-۱ کڈ سٹریٹ کلکتہ سے کرنی چاہئے +

ہم اُن ناظرین اخبار ہذا سے درخواست کرتے ہیں جنکا سابقہ بزرگ نیوٹن صاحب مرحوم اور بزرگ پادری فارمن صاحب مرحوم سے پڑا کہ وہ بطور (یادداشت Reminiscences) جو کچھ انکی سرگذشت سے اُن ناظرین کے دل میں نقش ہوا۔ تحریر کرکے واسطے درج اخبار نورافشاں بھیجیں۔ نیوٹن صاحب مرحوم میں ہم نے یہہ ایک بڑا بھاری وصف دیکھا کہ وہ اپنی کارگذاری کی نسبت اکثر سکوت اختیار کرتے تھے اور دیگر صاحبان کی کارنمایوں کے سننے کیطرف دونوں کانوں پر ہاتھ رکھکر بہت ہی توجہ دیتے تھے اور اکثر اثنائے گفتگو میں کہیں کہیں سوال در سوال کرتے اور جب پورا اطمینان ہوتا۔ تو دلی خوشنودی ظاہر کرتے اور خدا کا شکر بجالاتے اور کچھ صلاح کے طور پر اعادہ کرتے تھے۔ انکے پاس ایک گھنٹہ بیٹھ آنا بڑی تقویت کا باعث ہوتا تھا۔ اور دل پر یہہ بات نقش ہوجاتی تھی کہ واقعی یہہ ایک خدا کا بندہ ہی (ایچ۔جی)

فارمن صاحب کی نسبت ہمیں یاد ہی کہ شروع شروع میں ہماری دیسی تعلیم کی نسبت اُنکو کچھ شک گذرا پرسبٹری میں ہمارے شامل ہونیکی ووٹ دینے میں اُنکو سخت تامل ہوا۔ اور اُٹھکر اعتراض کیا۔ لاٹھی ماردی مگر جب مشکل تمام شک رفع ہوا اسکے بعد افسوس ظاہر کیا۔ اور نہ صرف افسوس بلکہ ہر امر میں اجمالاً معاون رہے ہم اُنکی صاف گوئی کو لاکھ آفرین کہتے ہیں۔ اُنکا لاٹھی مارنیکا جواب انکے خلوص دل اور صفائی کا شاہد تھا۔ جو تھا منہہ پر تھا حکمت عملی سے کام نہیں لیتے تھے۔ مار آستین نہیں تھے بلکہ جو کچھ تھے آئینہ کی طرح شفاف تھے۔ ہمکو انکا کہنا اُسوقت ناگوار گذرا مگر جب غور کیا تو یہی دعا دل سے نکلی کہ خدا ہمارا سابقہ ایسے اشخاص سے پڑوادے جنکا کیرکٹر آئینہ کی طرح شفاف ہو [illegible] + (ایچ۔جی)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن مارچ ۱۷- سوڈان میں جنگ کا سامان بندھ رہا ہی- امیر محمود شمال کیجانب صف آرا ہوکر روز روز بڑھتا جاتا ہی- لیفورتھ ہالینڈرز سامنے پہنچ گئے ہیں جنگ کے لئے سب کچھ تیار ہی +

لنڈن مارچ ۱۷- مقام چنگ کنگ میں امریکن میڈیکل مشن پر لوگوں نے حملہ کیا- دیسی میڈیکل اسٹوڈنوں پر ظلم ہوا- اور ایک مارا گیا +

لنڈن مارچ ۱۷- جرمنی نے اپنی فوج قطعی کریٹ سے واپس منگوالی ہی- اور یونان کے پرنس جارج کی نامزدگی پر اعتراض کرتا ہی مگر روس اسپر زور دئے جاتا ہی +

پونہ مارچ ۱۷- آج شام تک کوئی جواب چیکار کی اپیل کا نہیں آیا ہی +

الہ آباد- مارچ ۱۷- جنرل نیرن پونہ سے کلکتہ کو جاویں گے تاکہ عارضی طور کمانڈر ان چیف کے عہدے کا چارج ۲۱ تاریخ کو لیویں +

لنڈن مارچ ۱۸- مقام پیکن سے رائٹر تار دیتا ہی کہ فرانس نے چین سے مطالبہ کیا ہی کہ صوبجات کوانگ ٹنگ- کوانگسی- یونن- اور کویچو کا کوئی حصہ بھی حوالہ نہ کیا جاوے- اور کہ ریل کی سڑک لنگچو سے صوبہ یونن میں بڑہائی جاوے- اور کہ مقام پیچو میں کوئلہ لینے کا سٹیشن ہو- چین نے اب تک ان مطالبوں کو منظور نہیں کیا +

لنڈن مارچ ۱۹- سینٹ پیٹرسبرگ کا اخبار آفیشل مسنجر نامی بیان کرتا ہی کہ روس کوریہ میں براہ راست مداخلت کرنے سے ہٹتا جاتا ہی- اس اُمید سے کہ کوریہ بذات خود اکیلا اپنا معاملہ درست کریگا- مگر اگر اسکی خودمختاری میں خلل آیا تو روس اپنے حقوق کی حفاظت کریگا +

لنڈن مارچ ۱۹- جنگی بجٹ پر بحث کرتے وقت کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر گوشن نے بیان کیا کہ ۸ جنگی جہاز اور ۸ تارپیڈو بیڑے جاپان کے لئے انگریزی کارخانے میں بن رہے ہیں اور دو چین کے واسطے +

بمبئی مارچ ۱۸- کل مسٹر سلیٹر نے ایک چار کے سوداگر محمد حسین نامی کو دو سال کی قید سزا دی یہہ مجرم بمبئی کے فساد میں شامل تھا +

مجسٹریٹ نے کہا کہ شہادت سے ثابت ہی کہ ملزم فسادیوں کے ایک گروہ کو لیکر پلیگ کمیٹی کے دفتر پر حملہ کرنے کی نیت سے گیا- ان فسادیوں کا منشا تھا کہ یورپین لڑکوں اور عورتوں پر جو دفتر میں پناہ کے لئے گئیں تھیں حملہ مجرمانہ کرے اور کہ اس مکان کو آگ لگادے +

پونہ مارچ ۱۸- جب بمبئی کے فساد کی خبر مقام ہبلی میں جو جنوبی مرہٹہ ریلوے لین پر ایک مشہور سٹیشن ہی پہنچی تو وہاں کے مسلمانوں نے ۱۱ تاریخ کو ایک جلسہ کیا جس میں یہہ تجویز قرار پائی کہ جو جوانسداد پلیگ کے بارہ میں اس شہر میں عمل میں لائے جارہے ہیں- انکی مخالفت ہرنوع کرنی چاہئے- اگرچہ زور و جبر بھی استعمال کرنیکا موقعہ ہو +-

مسٹر کیمبل نے جو وہاں کے کلکٹر ہیں اس جلسہ کا حال سنکر وہاں کے مشہور مسلمان باشندوں کے مچلکہ حفظ امن کے لئے لئے اور ریلوے والینٹیرز کو تیار رکھا مبادا کہ کوئی ناگاہ فساد ہو- گورنمنٹ کو تار دیا گیا وہاں سے سوجوان ۲۶ مدراس انفنٹری کے مقام بلگام سے جانے کا حکم صادر ہوا تاکہ پلیگ کے انسداد کی کارروائی کے وقت امن قایم رکھیں- فوج کل صبح بلگام سے روانہ ہوگئی ہی- اب تک کوئی ہلچل نہیں ہوئی ہی +

بمبئی مارچ ۱۹- دو شخصوں کو جو گرینٹ روڈ ہسپتال کے بلوے میں سرگروہ تھے ایک ایک سال کی قید ہوئی ہی اور ۶۰ دیگر اشخاص کو چار چار ماہ کا جیل ہوا ہی- اور مقدمات بھی آرہے ہیں +

بمبئی مارچ ۱۸- کل ۲۱۵ واردات اور ۱۷۹- اموات کی رپورٹ ہوئی ہی +

بمبئی مارچ ۱۹- کل ۲۱۵ واردات اور ۲۱۶ اموات کی رپورٹ ہوئی- ان میں پانچ یورپین شامل ہیں +

لنڈن مارچ ۲۱- چین نے روس کو ٹلین وان کو کرایہ پر دینے کے لئے اور اس جگہ ریل کی سڑک نکالنے کی اجازت کے لئے رضامندی ظاہر کی ہی مگر اس شرط پر کہ پورٹ آرتھر چین کے ہی پاس رہے +

لنڈن مارچ ۱۹- سلطان کی اپیل پر روس راضی ہوگیا ہی کہ وہ اپنے تاوان جنگ کی قسط کی ادائگی پر یونان کی تاوان کی وصولی کے وقت زور نہ ڈالے گا- روس کو امید ہی- کہ اس سے پرنس جارج کے کریٹ کے گورنر کرانے میں آسانی ہوگی +

مضامین مضین المذنبین

کیا فائدہ

آج کل یہہ جملہ کتنی دفعہ ہر روز سننے میں آتا ہی۔ یعنی کیا فائدہ ہی؟ یا اِس میں میرا کیا فائدہ ہی؟ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر بات میں لوگ اپنا فائدہ ڈھونڈتے ہیں۔ جو عورت بازار میں گھڑا مول لیتی ہی اسکو خوب بجا کر لیتی ہی۔ کس واسطے کہ اگر ٹوٹا ہوا ہو تو کچھ لینے میں نفع نہیں۔ اسی طرح خواہ بیچنے والا ہو خواہ خریدنے والا ہر ایک چاہتا ہی کہ میرا ہمیشہ فائدہ رہے۔ اور چاہئے بھی کہ لوگ اپنی بہتری کی تلاش میں لگے رہیں۔ بشرطیکہ یہہ بہتری روحانی ہو۔ نہ کہ دنیاوی +

فرض کرو کہ کوئی چارپائی پر بیٹھ جائے اور بیٹھتے ہی بلوا ٹوٹ جائے۔ تو وہ چارپائی کس کام کی ہی؟ کچھ بھی نہیں۔ بالکل نکمی ہی یا اگر ہم کنواں چلائیں اور چل نہ سکے تو کس کام کا ہی؟ کسی کام کا نہیں۔ یا اگر کوئی شخص اپنے بیل ہل جوتنے کے لئے لیجائے اور کھیت میں پہنچکر معلوم کرے کہ میرا ایک بیل لنگڑا ہی۔ اور دوسرا بیمار ہی۔ تو کیا اُس آدمی کا کام چلیگا۔ کیونکر چل سکے۔ میرے پیارے بچو تم ان باتوں کا جواب دو۔ یہہ ساری چیزیں جنکا ذکر ہو چکا ہی کیوں نکمی ہیں۔ کیا وجہ ہی۔ شاید کوئی ہوشیار لڑکا یا لڑکی یہہ جواب دیگی کہ وہ اسواسطے نکمے ہیں کہ وہ اپنا کام نہیں کر سکتے۔ ہاں یہہ صحیح ہی۔ جس کام کے لئے بنائے گئے تھے۔ وہ نہ کر سکے اسواسطے نکمے تھے +

دوسری بات یہہ ہی کہ جو چیز اپنا کام نہیں کر سکتی ہی بالکل نالایق ہی۔ مثلاً مذہب کا یہہ کام ہی کہ ہم کو گناہ سے بچائے۔ کیا تم جو سب دیندار ہو اپنے گناہوں سے بچ گئے ہو؟ خیال کر کے جواب دینا۔ اگر اب تک نہیں بچے تو تمہارے دیندار ہونے سے کیا فائدہ ہوا؟ کتنی بڑی بھاری غلطی ہی۔ چونکہ تمہارا مذہب عیسیٰ کا مذہب ہی۔ اس میں کچھ نقص نہیں ہو سکتا۔ پر نقص تو ہی۔ کس میں ہی؟

اب تک ہم نے زیادہ تر بیجان چیزوں کا بیان کیا ہی۔ قیاس کرو۔ اگر کوئی بچہ وہ کام نہ کرے کہ جس کے واسطے خدا نے اسکو پیدا کیا ہی تو وہ بچہ کس کام کا ہی۔ سراسر ناقص اور نکما ہی۔ کیسی دردانگیز بات ہوگی اگر ایک بھی لڑکا یا لڑکی ہو جو خدا کا کام نہ کرے پر سچ پوچھو تو ایسے بیشمار ہیں۔ کیا تم بھی اُن میں سے ہو۔ خدا ایسا نہ کرے۔ اگر ہم نے نئی پیدائش اب تک حاصل نہیں کی تو ہم ضرور بالضرور ان نالایقوں میں سے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے ہمارے دلوں کو اِسقدر خراب کر دیا ہی کہ ہماری ساری طاقت جاتی رہی ہی۔ اور ہم کام کے لایق نہیں ہیں۔ تو بھی یہہ خراب و خستہ حال لاعلاج نہیں ہی۔ پہلے ہم کوشش کریں کہ اِس بیماری کی تہہ تک پہنچیں۔ اور بعدازاں علاج دیکھیں گے۔ عیسیٰ نے ہمارے واسطے اپنی جان دی ہی کہ ہم کو پاک بنائے۔ اور ہمارے وسیلہ سے اوروں کو اپنے پاس بلائے۔ ہم ایسے ناشکر بلکہ نمک حرام بن گئے ہیں کہ ہم نے اُسکی نعمتوں کو رد کیا ہی۔ ہم اُن کو استعمال میں نہیں لاتے ہیں۔ اب خوشی کی بات یہہ ہی کہ گو کہ ہم کیسے ہی ناشکر کیوں نہ ہوں عیسیٰ ہم کو نہیں چھوڑنے چاہتا۔ وہ ہم کو نہایت محبت کے ساتھ پیار کرتا ہی۔ اور محبت ایسی شے ہی کہ صابر ہی۔ کبھی چھوڑتی نہیں +

اب باقی رہا علاج یہہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ اگر ہماری جوتیاں پھٹ جائیں تو کس کے پاس مرمت کرانے کو لیجاتے ہیں؟ کیا بڑھئی کے پاس؟ ہرگز نہیں۔ پھر کس کے پاس؟ موچی کے پاس۔ یہ چارپائی جس کا ذکر اوپر ہوا اگر ٹوٹ جائے تو موچی سے مرمت کرائینگے؟ نہیں۔ بلکہ بڑھئی سے۔ اگر زیور کو کچھ نقصان پہنچے تو درزی سے درست کراؤ گے؟ کبھی نہیں۔ زرگر سے۔ اور اسی طرح اگر کرتا پھٹ جائے تو زرگر سے نہیں بلکہ درزی سے اُسکی سلائی کراؤگے۔ میں یہہ باتیں بغیر طلب کے نہیں کہتا ہوں۔ اِس بیان سے میری یہہ غرض ہی کہ ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ کوئی ٹوٹی ہوئی چیز ہو تو اس کو مرمت کے لئے ضرور اُس شخص کے پاس لیجانا چاہئے۔ جس نے اُسکو بنایا ہو۔ اور کوئی اُس کو سمجھتا نہیں۔ وہی اُس چیز کی خاصیت جانتا ہی +

ہمارے دلوں کو کس نے بنایا۔ ہر ایک تم میں سے جانتا ہی۔ تم کہوگے خدا نے۔ ٹھیک ہی۔ پھر وہی دلوں کی مرمت کر سکتا ہی۔ اور کوئی نہیں۔ چونکہ ہم نے اقرار کیا ہی۔ کہ ہمارا بہت ہی خراب حال معلوم ہو گیا ہی۔ کہ مرمت کی بڑی سخت ضرورت ہی۔ پر ہم جا کر خدا سے مرمت کرالیں۔ یاد رکھو کہ اور کوئی نہیں ہی صرف وہی ہی۔ دنیا میں ایسے پاگل بعض اوقات ملتے ہیں کہ ڈاکٹر کے بجائے اور کسی کو بیماری کے وقت پر بلاتے ہیں۔ یعنے فقیروں کو یا پروہتوں کو یا دیویوں سے علاج کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہہ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں۔ پر وہ لڑکی یا لڑکا کتنا زیادہ فریب کھاتا ہی جو اپنی ابدی روح کے علاج کیواسطے خدا کے سوا کسی اور کے پاس جاتا ہی۔ یا رہنے دیتا ہی اور سمجھتا ہی کہ آپ ہی درست ہو جائیگا۔ یا گمان کرتا ہی کہ میں خود اپنی روحانی بیماری کو دور کر سکتا ہوں +

اب آخر میں پھر وہی سوال آگیا ہی۔ کہ کیا فائدہ ہی ہم حقیر میں پاکر بخچے؟ ہمارے روزکے کام سے ہکو روحانی فائدہ ملتا ہی۔ یا نقصان؟ میرے پیارو میں بہت چاہتا ہوں۔ دل و جان سے چاہتا ہوں کہ تم سب کے سب بچ جاوٗ۔ ابھی عیسیٰ کے پاس آوٗ۔ اُس سے دعا کرو وہ تم کو بچائیگا۔ پاک کلام میں ایک بڑا سوال فائدہ کے حق میں لکھا ہی۔ وہ یہہ ہی۔ آدمی کو کیا فائدہ ہی کہ وہ تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھوئے +

آپ کا حقیقی دوست

ٹی۔ گرہم۔ بیلی۔ سیالکوٹ

اِشتہار

ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق کی کتاب امہات المومنین یعنے دربار مصطفائی کے اسرار کی مابقا کاپیاں میرے پاس موجود ہیں۔ آئندہ اگر کسی صاحب کو خریداری کتاب منظور ہو۔ یا اس کے متعلق کوئی خط و کتابت ہو۔ تو مجھ سے کریں +

اس کتاب کی اشاعت میں بوجہ ڈاکٹر شایق کے ولایت چلے جانے سے بہت دیر اور دقت ہوئی ہی۔ مگر انشاء اللہ اب کوئی دقت نہ ہوگی۔ اگر کسی صاحب نے کسی وقت قبل ازیں قیمت کتاب ہذا بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ کے کسی کے نام روانہ کی ہو۔ اور اُس کے صلہ میں کتاب اُن کو نہ پہنچی ہو۔ تو وہ اُس کی کیفیت سے مجھ کو بذریعہ خط کے اطلاع بخشیں۔ میں اُن کی شکایت رفع کرنے میں حتی الوسع تحقیق اور کوشش کرونگا۔ مجھے مسیحی اخبارات اور نیز ریویو نویسوں سے بھی التجا ہی۔ کہ وہ اطلاع کو اپنے اپنے ناظرین کی خدمت میں پہنچا کر مجھ کو ممنون و مشکور فرماویں +

المشتہر

پادری حمید الدین سالک۔ یو۔ پی مشن راولپنڈی

دی کرسچن ٹریڈنگ کمپنی دہلی

ہم چاہتے ہیں کہ ایک مسیحی تجارتی کمپنی جاری کریں جس میں بعض غریب عیسائیوں کو کوئی نہ کوئی کام دیا جائیگا +

(۱) جو کوئی اس کمپنی کا حصہ دار ہونا چاہے۔ چاہیے کہ منیجر کے پاس ؏ روپے کی رقم بھیجکر رسید منگوالیں

(۲) کوئی حصے دار جب چاہے اپنا روپیہ واپس منگوا سکتا ہی۔ لیکن منافع ششماہی سے کم کے لئے نہ دیا جائیگا

(۳) اس کمپنی کا کام تب تک شروع نہ ہوگا جبتک کم سے کم اسمیں دو سو حصے دار نہ ہوجائیں +

(۴) منافع کمپنی کے ہرسال حصے داروں میں منقسم ہوگا۔ جس کا اعلان بذریعہ نور افشاں کے کیا جائیگا

(۵) شرکا کے زیادہ ہونے سے اس کمپنی کی شاخیں کھولی جاسکتی ہیں +

(۶) اس کمپنی کے قانون ٹھیک ایسے ہی ہونگے جیسے کسی اور عام کمپنی کے ہوتے ہیں +

اس کمپنی کے متعلق اگر کچھ دریافت کرنا ہو تو بذریعہ ایک جوابی کارڈ مجھ منیجر عتیق اللہ ہیڈ ماسٹر صدر بازار سکول دہلی سے دریافت کرسکتے ہیں +

نوٹ۔ ایسی کمپنیوں کے جاری کرتے وقت نہایت ہی ضروری ہوتا ہی کہ ایسے ٹرسٹیز مقرر کئے جاویں۔ کہ جن کو پبلک جانتی ہو اور روپیہ کے لئے اُنپر پورا بھروسہ کرسکتی ہو۔ اڈیٹر +

ضرورت

ایک انگلو ورنیکولر جونیر سند یافتہ اُستاد کی انبالہ چھاونی کے مشن کے مڈل سکول کے لئے ضرورت ہی تنخواہ ؏ ۲۵ روپیہ ماہوار دیجاویگی۔ صرف اُن کو درخواست کرنا چاہئے۔ جن کے پاس انگلو ورنیکولر جونیر کی سند ہو۔ درخواستیں منیجر مشن سکول چھاونی انبالہ کی خدمت میں آنی چاہئیں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کرنے کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں لمبائی چوڑائی نرخ اور بیچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور سے خط و کتابت کرو +

اشتہار

تین تین روپے کی سکالرشپیں کرسچن بوائیز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ میں اُن عیسائی طالبعلموں کو دیجاویگی جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا ہو +

المشتہر۔ پرنسپل بوائیز بورڈنگ سکول لودیانہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ... ۱۱؍ ع

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ... ۱۱؍ ع

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ... ۸؍ ہے

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...... ۲؍ ہے

بغیر ضمیمہ .... ۲؍ ع

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوینگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر۔ نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائی کے اہتمام سے چھپا